حکومتی انتظام، زمین اور بنیادی ڈھانچہ:
پاکستان کے شہروں میں بے دخلی کی سیاست

دسمبر ۲۰۲۱

خلاصہ

پاکستان کے شہروں میں زمین اور گھر سے بے دخلی کے مختلف جغرافیے موجود ہیں۔ مقامی سطح پر یہ وہ سیاسی مقامات ہیں جن کی تشکیل تاریخی، معاشی اور سیاسی قوتوں نے کی ہے۔ اس دستاویز میں ۲۸ ماہ کے منصوبے کے نتائج اور سفارشات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے، جس میں پہلی بار شہری پاکستان میں زمین اور گھرسے بے دخلی کی تاریخ اور عصری تناظر کو تحقیقی اندازمیں پیش کیا گیا ہے اور اس کے سب سے بڑے شہر کراچی کے حوالے سے مطالعہ کیا گیا۔ کراچی کی آبادی ۱۶ ملین ہے جبکہ غیر سرکاری آبادی طور پر اس کی آبادی ۲۵ ملین ہے۔

کراچی کے کم سے کم ۶۲ فی صد باشندے کچی آبادی یا غیر رسمی بستیوں میں رہتے ہیں، جن میں سے بیشتر مقامی، وفاقی اور صوبائی اداروں کی متعدد سرکاری اراضی پر آباد ہیں۔ ان میں سے بہت سی آبادیاں پاکستان کی آزادی کے بعد سے ہی موجود ہیں، لہذا ان کی "باقاعدگی" مختلف ادوار میں ہوئی۔ کچھ لوگوں نے ریاستی اداروں کے ذریعہ لیز حاصل کی جبکہ دوسروں کے پاس میعادکے سرکاری دستاویزات کا فقدان ہے لیکن انھوں نے اپنی موجودگی سے میعاد کے اصل حقوق کو اچھی طرح سے قائم کیا ہے۔ میعادکے مختلف انتظامات نوکر شاہی کے قانونی طریقوں کی نوآبادیاتی میراثوں، غیر رسمی عمل، ووٹ بینک کی سیاست اور ایک بکھری شہری اراضی کی حکمرانی کی پیچیدگیوں سے مشروط ہیں۔

چونکہ کراچی شہر تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس شہر کو 'صاف' کرنےاور 'ترقی' دینےکے متعدد سرکاری اور کثیرالجہتی منصوبے ہیں جو زمین کو نجی سرمایہ کاری اور مسابقت میں اضافہ کی جگہ بنا رہے ہیں۔ شہر کے معاشرتی اور معاشی تانے بانے میں وسیع تر شراکت کے باوجود عام شہریوں کو ان منصوبوں میں حصہ لینے کے لئے مدعو نہیں کیا جاتا۔ بہت سے لوگوں کے لئے ان کی زمین کی مدت یا تو فوری طور پر خطرے کی زد میں ہے، یا دائمی غیر یقینی حالت انتظار میں ہے۔ بنیادی ڈھانچے اور شہری ترقیاتی منصوبوں کے لئے زمین مختص کرنے کی وجہ سے ۱۹۹۷ سے لے کر اب تک کراچی میں ۶ لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔اس تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بے دخلی اور بے دخلی کے خطرات نے معاش، صنفی مساوات، خدمات تک رسائی، نفسیاتی صحت کے ساتھ ساتھ ریاست اور قانونی نظام پر اعتماد پہ منفی اثر ڈالا ہے۔ اس مرحلے پر کراچی کو 'بہتر کرنے' اور 'خوبصورت بنانے' کے لئے مقامی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے مداخلت سامنے آئی جس نے آہستہ آہستہ غریب اور پسماندہ آبادی کو شہر کے مضافات میں دھکیل دیا۔ یہ آبادیاں دائمی اورنظام کو متاثر کرنے والے خروج (بے دخلیوں) کا سامنا کر چکی ہے جو انھیں پسماندہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے بنیادی حقوق کے ادراک میں بے حد رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔ ''غیر رسمیت'' پورے ایشیا میں معاصر شہری زندگی کی حقیقت ہے۔ زمین کی غیر رسمی ملکیت کے حامل رہائشیوں کا شہر پر حق ہے یہ رہائشی شہر کی معاشی، معاشرتی، ثقافتی اور سیاسی زندگی کے لئے اہم ہیں۔ انہیں شہر کے کناروں یا مضافات پر دھکیلنے کے بجائے ریاست کو انہیں اپنے تخیل، منصوبوں اور عمل درآمد میں شامل کرنا چاہئے تاکہ شہر پائیدار اور جامع بن جائیں۔

اس پروجیکٹ میں بے دخلی کے ۳ مقدمات کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔ خاص طور پر ان ۳ مقدمات میں ۱۶ محلوں کو دیکھا گیا جن میں بے دخلی کے مندرجہ ذیل اثرات پائے گئے

معاوضہ

i) اور دوبارہ آباد کاری کے بغیربے دخلی
ii) معاوضہ اور دوبارہ آباد کاری کے ساتھ بے دخلی
iii) بے دخلی کا مسلسل خطرہ۔

یہ تحقیق، کراچی اربن لیب کی زیرنگرانی جون ۲۰۱۸ سے مارچ ۲۰۲۰ کے درمیان جاری رہی جس میں متاثرین، سول سوسائٹی کی تنظیموں، سیاسی کارکنان اور قانونی ماہرین کے ساتھ مل کر کام کیا گیا۔ یہ ایک کثیر الجہتی تحقیق تھی جس میں مقداری، کیفیاتی اور شراکتی طریق کار کو اپنایا گیا۔ جس سے لوگوں کی زندگی کی پیچیدگی کے ساتھ ساتھ اداراتی عمل اوراسکے اثرات کو جانچا گیا۔

اس تحقیق کے تین اہم مقاصد تھے :

i) زمین سے بےدخلی کے مراحل اور نتائج پر تنقیدی معلومات تیار کرنا؛
ii) متاثرہ لوگوں، خاص طور پر خواتین کو ان کے حقوق کی جدوجہد کے لئے معلومات کے ساتھ بااختیار بنانا
iii) حکمت عملی تشکیل کرنے والوں کو شہر اور اس کے باشندوں کی زندگیوں پر بے دخلی کے مراحل اور غیر متناسب اثرات کے بارے میں معلومات پہنچانا۔

حکمت عملی تشکیل کرنے والوں کو شہر اور اس کے باشندوں کی زندگیوں پر بے دخلی کے مراحل اور غیر متناسب اثرات کے بارے میں معلومات پہنچانا۔

کراچی میں تقریباً ۲۰۴ آبادیاں نئی شہری منصوبہ بندی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور شہری سیلاب کی روک تھام کے اقدامات کی وجہ سے مسلسل خطرے سے دوچار ہیں۔ اس تناظر میں یہ دستاویزی خلاصہ مختصر طور پر زمین سے بے دخلی اور آباد کاری سے پیدا ہونے والے منفی اثرات میں بہتری لانے کے لئے کچھ سفارشات پیش کرتا ہے۔ چونکہ اس تحقیق نے زمین کی ملکیت، بے دخلی اور مزاحمت کے حوالے سے صنفی امتیاز کے بارے میں اہم معلومات فراہم کیں اس لئے ہم اس دستاویز میں صنفی مسائل پر زیادہ توجہ مرکوز رکھیں گے۔ قدرتی آفات کی روک تھام اور کراچی میں ہوتی ہوئی شہری تبدیلیوں کی منصوبہ بندی کے تناظر میں (جوکہ وفاقی اورصوبائی حکومتوں کے ایماء پر کی جا رہی ہیں) اس مختصر دستاویز کی تجاویز نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔

مقدمات

اس منصوبے میں ۱۶ محلّوں/ آبادیوں میں کام کیا گیا تھا۔

i) جنہیں یا تو فوری طور پر بے گھر ہونے کے خطرہ ہو یا ii) پہلے ہی بے گھر ہو چکے ہوں یا

iii) معاوضے اور/یا دوبارہ آبادکاری کے لئے لمبے انتظار میں ہوں۔

یہ حکومت کے زیرِقیادت دو انفراسٹرکچر منصوبوں سے متعلق تھے، اور ایک آبادی کے خلاف عدالت سے فیصلہ بھی آچکا تھا۔ یہ تمام محلے متنوع عوارض، مقامات، تجربات کی یکجہتی کے ساتھ ساتھ شدت اور زمینی نقل مکانی کے دورانیے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

۱. لیاری ایکسپریس وے منصوبہ

کم از کم ۱۲ متاثرہ محلوں/ آبادیوں میں سے (سرکاری اعداد و شمار کی کمی کی وجہ سے) اندازے سے ۲ محلے منتخب کئے جبکہ دوبارہ آبادکاری ۳ مختلف مقامات پر کی گئی۔ ہم نے ان میں سے دو محلوں میں کام کیا: ایک بے گھر اور دوبارہ آباد کمیونٹی، 'لیاری بستی' میں۔ اور دوسرا جزوی طور پر بے گھر لیکن دوبارہ آباد نہ ہونے والے محلے 'سلائی پاڑا' میں جو کہ حسن اولیا ولیج کے ساتھ واقع ہے۔

۲. کراچی سرکلر ریلوے (کے سی آر)

ریاست کی جانب سے بے گھر ہونے کے خطرے سے دوچار ۲۸ میں سے ۱۲ آبادیوں میں کام کیا، جن کے متعلق ۲۰۱۳ میں، جاپان کے ادارے جائیکا نے اندازہ لگایا کہ ان آبادیوں میں ۴,۶۵۳ خاندان اور ۴۵,۰۰۰ افراد کو بے دخل کئے جانے کا خطرہ ہے اور ۲۰۲۱ میں اس کی تعداد زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

۳. فیڈرل کوارٹرز

انخلا کے خطرہ سے دوچار- ۷ میں سے ۲ آبادیاں (مارٹن کوارٹرز اور کلیٹن کوارٹرز)۔

کلیدی نتائج

اعدادوشمار

سرکاری اعدادوشمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ پچھلی دو دہائیوں میں بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی منصوبوں کی وجہ سے ۴۰۰,۰۰۰ افراد رہائشی املاک سے بے گھر ہوچکے ہیں واضح رہے کہ یہاں ایک خاندان میں افراد کی تعداد ۶ کے تخمینے پر مبنی ہے۔ جبکہ ہمارے اندازوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۶۰۰,۰۰۰ کی تعداد زیادہ حقیقت پسندانہ ہے، چونکہ یہ زیادہ گنجان آباد علاقے ہیں جہاں اکثر گھرانے ۸ سے ۱۰ افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار میں یہ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے کہ ۲۱,۴۹۹ تجارتی اکائیوں کو مسمار کیا گیا جس سے کم سے کم ۵۳,۷۴۸ معاش متاثر ہوئے ہیں جن پر لاکھوں افراد کا انحصار تھا۔ مستقل اور مکمل سرکاری دستاویزات کا فقدان ہی متاثرین کی طرف سے مزاحمت کو سختی سے روکتا ہے، کیونکہ اسی فقدان کے سبب وہ اپنے طور پردستاویزات پر توجہ مرکوز کر دیتے ہیں مگر سرکاری سطح پر ان دستاویزات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اعداد و شمار کی عدم دستیابی معاوضہ کی اسکیموں کو غیر ممکن بنا دیتی ہے کیونکہ اعداد و شمار کے بغیرمتاثرہ لوگوں کی تعداد پر اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا اسکیموں کے دائرہ کار کا تعین نہیں کیا جاسکتا ہے، اور اس وجہ سے وہ مستقل طور پر منصوبہ بندی میں ایک دائمی انتظار میں رہتے ہیں۔

ترقی کے نام پر کراچی میں انخلاء اور نئی شکل دینا

صوبائی ، مقامی اور وفاقی حکومتوں کے ساتھ ساتھ رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز اور کثیرالجہتی تنظیموں کے ترقیاتی اتحاد نے کراچی کو نئی شکل دینے کا اختیار حاصل کرلیا ہے۔ اگرچہ یہ تبدیلی بنیادی طور پر شہر کی سماجی و معاشی طور پر کمزور آبادیوں کے خرچ پر ہوتی ہے لیکن متاثرہ فریقوں کے طور پر ان سے مشورہ شاید ہی کیا جائے اوریہ ایک بنیادی کمی ہے۔ بین الاقوامی فنڈنگ ایجنسیوں اور مقامی قوانین کے ذریعہ معاوضے کے حالیہ تقاضے بری طرح ناکافی ہیں۔ متاثرہ فریقوں کو صرف ان کے نقصانات کی تلافی نہیں کی جانی چاہئے بلکہ بڑے منصوبوں کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد میں مساوی شراکت دار کی حیثیت سے بھی شامل کیا جانا چاہئے۔

بے دخلی کا جواز پیش کرنے کے لئےغیر رسمی کو غیر قانونی کےطور پر بیان کیا گیاہے

’عوامی بھلائی‘ اور بہتری کے لئے زمین سےبے دخلی کا جواز پیش کرتے ہوئے ایک حکمت عملی کے تحت ریاست ’غیر رسمی‘ اصطلاح کو ’غیر قانونی‘ اور ’تجاوزات‘ کے زمرے میں متبادل کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ اس نے پسماندہ طبقہ اور غریب شہری باشندوں کی آوازوں کو خاموش کردیا جس کے نتیجے میں ان کے حقوق پامال ہوتے ہیں اور زمین، رہائش اور معاش کے لئے ان کی جدوجہد کو نقصان پہنچتا ہے۔

بے گھر ہونا کبھی بھی ایک وقت کا واقعہ نہیں ہوتا

اس منصوبے میں نقل مکانی سے متعلق ۳ طرح کے حالات اور واقعات کو دستاویزی شکل دی گئی ہے

۱. لوگ بے گھرہوئے اور دوبارہ آبادہوئے۔

۲. لوگ بے گھر ہوئے اور دوبارہ آباد نہیں ہوئے اور

۳. لوگوں کو بے دخل ہونے کا خطرہ ہے۔

تینوں طرح کے حالات اور واقعات میں ایک توسیع شدہ عمل جاری وساری نظر آتا ہے جس نے طویل مدت کے لئے لوگوں

کی زندگیوں کو مزید خطرناک بنا دیا ہے۔ زمین سے بے دخلی و نقل مکانی، انتظار، پریشانی، تناؤ، توقعات، اور شکست کے پیچیدہ اور متعدد اثرات کو متاثر کرتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ، بے دخل ہونے سے پہلے ہی کمزور رہائشیوں کا مستقبل اور بھی غیر یقینی ہو جاتا ہے۔

بے دخلی خواتین کے حقوق کو محدود کرتی ہے جبکہ صنفی عدم مساوات اور بڑھ جاتا ہے

بے دخلی کے خطرے کے بغیر زمین کی ملکیت پہلے ہی انتہائی صنفی ہے۔ زمین کی ملکیت ایک مردانہ استحقاق ہے: ہماری منتخب آبادیوں میں زمین کی ملکیت کی دستاویزات میں سے صرف ۷ سے ۸ فی صد دستاویزات خواتین کے نام پر تھیں۔ نتیجے کے طور پر، خواتین کو اہم اجلاسوں اور بے دخلی و مزاحمت کے بارے میں معلومات سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ بے دخلی سے متعلق تمام صورتحال کے اثرات واضح طور پر خواتین پر زیادہ سخت ہیں، کیونکہ ان کے لئے معاوضہ اور دوبارہ آبادکاری کے حقوق موجود نہیں ہیں اور انہیں معاشرتی و معاشی مربوط جال کے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک بار جب وہ دوبارہ آباد ہوجاتی ہیں تو انہیں اپنے بنیادی حقوق تک رسائی کے لئے (جو پہلے ہی محدود ہیں) متضاد صنفی معاشرتی اصولوں اور اس کے ساتھ ساتھ نقل و حرکت کے نئے ضوابط کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بے دخلی غربت کو جنم دیتی ہے اور خطرات کو بڑھا دیتی ہے

بے دخلی و بے گھر ہونے کا خاص نمونہ یہ ہے کہ بے گھر افراد کو بغیر کسی معاوضے کے چھوڑ دیا جائے۔ پچھلی دو دہائیوں کے دوران، کراچی میں جبری بے دخل کئے گئے خاندانوں میں سے صرف بمشکل ۳۳ فی صد خاندانوں کی دوبارہ آبادکاری کی گئی یا نقد معاوضہ دیا گیا یا ان کی معاش کی تعمیر نو کے لئے معاونت کی گئی جبکہ باقی متاثرین کو ایسے ہی چھوڑ دیا گیا۔ جہاں ریاست نے ان برادریوں کو دوبارہ آباد کیا ہے، وہ محدود یا بلا شرکت بھی ایک زبردست عمل رہا ہے۔ جبکہ معاوضے کے محدود معاملات میں یکساں شرح کا اطلاق کیا گیا جس میں زمین کے امتیازی دعوؤں پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ بے دخلیوں کے شدید معاشرتی، معاشی اور نفسیاتی نتائج برآمد ہوئے ہیں اور نہ صرف لوگوں کو زمین تک رسائی سے محروم کیا گیا بلکہ لوگ معاش اور روزگار کے بہتر ذرائع تک رسائی سے بھی محروم ہوئے کیونکہ یہ ذرائع شہر کے مرکزسے جڑے ہوئے ہیں۔ ہماری تحقیق گذشتہ تجزیہ کے ساتھ اس بات پر متفق ہے کہ بے دخلی کا تجربہ ترقی کا ضمنی اثر نہیں بلکہ ترقی ہے: اس سے پاکستان میں منصوبہ بندی کے عمل کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے جوہر کی وضاحت ہوتی ہے۔

> ”پچھلی دو دہائیوں کے دوران، کراچی میں جبری طور پر بے دخل کئے گئے خاندانوں میں سے صرف بمشکل ۳۳ فی صد خاندانوں کی دوبارہ آبادکاری کی گئی یا نقد معاوضہ دیا گیا“

بے دخلی اور بے گھر ہونے کا خطرہ ذہنی صحت اور نفسیاتی فلاح و بہبود پرگہرے اثرات مرتب کرتا ہے

بے دخلی سے وابستہ تمام صورتحال بے حد تناؤ اور نفسیاتی کمزوری کا سبب بنتی ہے۔ معاشرتی حفاظت کے مربوط رابطوں کے ضیاع، معاشرتی خلل، گھروں کا نقصان، اور معاش اور روزگار کے نقصان کے مختلف غیر متناسب اثرات کی وجہ سے خواتین میں پریشانی زیادہ واضح ہوئی۔ ایک معاملے میں ،جہاں بستیوں کے انہدام کا خطرہ تھا ۹۳ فی صد جواب دہندگان نے بیان کیا کہ وہ تناؤ محسوس کرتے ہیں ۔

بے دخلی سے متاثرہ افراد کے لئے انصاف کی رسائی

تمام سطحوں پر عدالتیں (نچلی، اعلی اور سپریم) تیزی سے اہم مقامات کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں جہاں ریاستی اور غیر ریاستی فاعل زمین کے ضابطوں، مختص، اور معاوضوں پر لڑتے ہیں۔ نوآبادیاتی افسر شاہی قوانین، جیسے ''لینڈ ایکوزیشن ایکٹ'' (۱۸۹۴) شہری پاکستان میں زمین کے معاملات میں زمینی حقائق پر توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے موثر حفاظتی انتظامات رکھتے ہیں۔

قابل قبول ملکیت (ڈی فیکٹو میعاد) کے حقوق بہت ہی مروجہ ہیں اور زمین اور مکانات کے حقدار کو ریاست آسانی سے تسلیم نہیں کرتی۔ یوں عدالتیں لوگوں کے عہد اقتدار کے حقوق کو تسلیم نہ کرنے کو تیزی سے تقویت بخشتے ہوئے مستحکم کرتی ہیں۔

غیر یقینی زندگی / طویل مدتی انتظار کرنا

بے گھر ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مستقل حالت میں طویل عرصے کے لئے: معاوضے، معاش اور گھروں میں استحکام کے لئے۔"منتظر" کردیا گیا ہے – جس سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال لوگوں کو طویل عرصے زمین، رہائش اور روزگار کے حوالے سے خطرناک صورتحال پر مجبور کرتی ہے۔ اگرچہ اس حقیقت سے ریاست کے متعلق مایوسی اور عدم اعتماد کے جذبات جنم لیتے ہیں کیونکہ انحصار کے غیر متناسب تعلقات نے متاثرہ باشندوں کو ریاست سے متضاد طور پر مزید پابند سلاسل کردیا ہے۔

مزاحمت، تحریکی تعمیر اور شرکت

بے گھر ہونے سے متاثرہ افراد نے اپنے زمینی حقوق کے لئے مختلف حکمت عملی استعمال کیں جن میں عدالت کی درخواستیں ایک نقطہ نظر تھیں جسے مختلف برادریوں نے اٹھایا۔ تاہم انصاف تک ان کی رسائی دراصل اعلی عدلیہ کے "تجاوزات" کو صاف کرنے کے عدالتی حکم کے وسیع اثر تک محدود تھا۔ مسمار کرنے والے عملہ کے خلاف ایک اور مشہور طریقہ "مقامی لوگوں کومتحرک کرنا" تھا۔ جس طرح ان برادریوں کو درپیش تشدد ایک مستقل اور جاری عمل ہے اس کے خلاف مزاحمت بھی اسی طرح ہے۔ لہذا اس تحقیق کو سامنے لایا گیا کہ مزاحمت صرف وہ اقدامات نہیں ہیں جو خطرہ کے تحت لوگ نقل مکانی کے دن کرتے ہیں بلکہ اس میں وسیع بنیادی اتفاق رائے کو قائم رکھنے اوراسے برقرار رکھنے کے لئے درکار مستقل متنوع کام اور جذباتی مشقت بھی شامل ہے۔ کامیاب مزاحمت کے لئے لوگوں سے اجتماعی شناخت قائم کرنے اور "لوگوں کی تعمیر" کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے مطالبات کو عالمگیر بنائے۔ اس عمل کا استحصال طاقت ور کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر سیاستدان جو نئے ووٹ بینکوں کو برقرار رکھنے یا بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ صنفی اور "باہم متناسب" طاقت کی حرکیات اکثر نقصان دہ معاشرتی اصولوں اور رکاوٹوں کو برقرار رکھتی ہیں جو خواتین کو مرئی مزاحمت کے عمل سے خارج کرتا ہے۔ تاہم تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مزاحمت کی کامیاب شکلیں وہ تھیں جنھوں نے خواتین اور ان کی قیادت کے لئے جامع جگہیں پیدا کیں۔

> ''اس عمل کا استحصال طاقت ور کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر سیاستداان جو ئے ووٹ بینکوں کو برقرار رکھنے یا بڑھانے کے خواہاں ہیں''

طریقہ کار

- ٦٧٠ گھریلو سروے
- ۳۰ منتخب مکینوں، کارکنوں، ریاستی عہدیداروں کے ساتھ گہرائی سے انٹرویو (IDIs)
- فوکس گروپ ڈسکشن (ایف جی ڈی)
- شریک مشاہدہ
- تجزیہ NVivo کیفیاتی معلومات کا
- نقشہ سازی اور ڈیٹا ڈیجیٹلائزیشن، (GIS) جغرافیائی انفارمیشن سسٹم
- ثانوی ادب کا تفصیلی تجزیہ
- ذخیرے سے تحقیق
- میڈیا گفتگو کا تجزیہ
- کمیونٹی ورکشاپس (فلاح و بہبود اور قانونی)
- عدالت سے متعلق مقدمات کی سماعت سے باخبر رہنا

شہری پاکستان میں زمین سے بے دخلی

بے دخلی سے ہمارا کیا مطلب ہے؟

لوگوں کو زمین اور گھروں سے زبردستی ہٹانے کے عمل کے لئے 'زمین سے نقل مکانی' اور 'بے دخلیاں' ایک دوسرے کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ یہ جبرا یعنی جسمانی یا زبانی قوت (قانونی یا غیر قانونی عمل) کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے بلڈوزر، پولیز اور نیم فوجی دستوں کے ذریعہ نافذ کیا جاتا ہے۔

ہم نے بے دخلی کے خطرات کا مطالعہ کیوں کیا؟

بے دخلی کا خطرہ بے حد پریشان کن ہے اور یہ کسی شخص، گھرانے یا برادری پر برسوں قابو پا کر ان کو دائمی اضطراب اور انتظار کی حالت میں چھوڑ سکتا ہے۔ یہ کراچی کا ہی خاصہ ہے جہاں موجودہ حکومت کے بنیادی ڈھانچے اور 'صاف ستھرا' بنانے کے عمل کے ذریعے اور تبدیلی کے منصوبوں کے تحت کم از کم ۲۰۴ بستیوں کو نقل مکانی کا خطرہ ہے۔ اس مطالعے نے بے دخلیوں سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطروں کے اثرات پر توجہ مبذول کرائی ہے۔ یہ مطالعہ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح خواتین، مرد اور برادریاں انتظار کرتے ہیں، مقابلہ کرتے ہیں، جواب دیتے ہیں اور مزاحمت کے لئے متحرک ہیں یا پھر بے دخلی سے متعلق کو مزاحمت کو نئ شکل دیتے ہیں۔ اس سے متاثرین کے علاوہ معاشرے، پالیسی اور قانونی ماہرین کے لئے تاریخ سے اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

کراچی / پاکستان میں بےدخلی کے محرکات: نوآبادیاتی پالیسیوں کے ذریعہ نوآبادیاتی اراضی کی تاریخ کو باہم مربوط کرنا

ریاست پاکستان نے نوآبادیاتی میراوں پر بہت زیادہ انحصار کیا ہے تاکہ وہ زمین سے بے دخلی، تلفی اور اس سے متعلق تنازعات

کے معاملات پر فیصلہ سن سکے۔اب یہ نوآبادیاتی پالیسیوں کے ساتھ ملا ہے جیسے شہری بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی میں ورلڈ بینک کے بڑھتے ہوئے کردار ،اور بنیادی ڈھانچے کے ترقیاتی منصوبوں کی ایک حد تک چینی سرمائے کا بہاؤ ، جو شہروں کی اکثریت یعنی غریبوں کی ضروریات کو پوراکرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں حالیہ برسوں میں ریاست نے لوگوں کو بے دخل کرنے کا عمل تیز کردیا ہے۔ یہ ایک ایسی ریاست میں پیچیدہ بے دخلیاں ہیں جو آزادی کے بعد رہائشی بحرانوں اور زمین کے غیر رسمی ہونے کی وراثت سے دوچار ہے۔

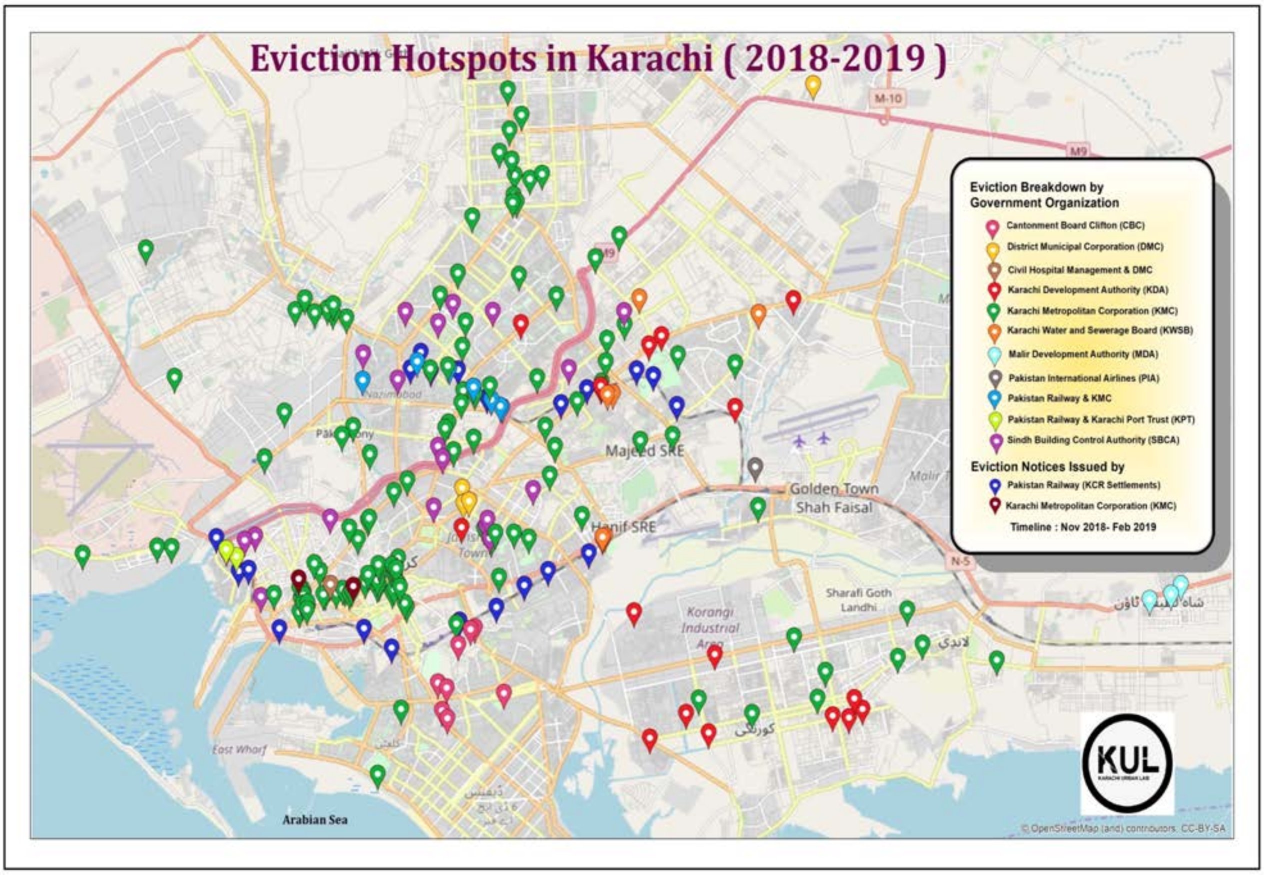

۲۰۱۸ سے ۲۰۱۹ تک کراچی کے بے دخلی سے متاثرہ مقامات کا نقشہ

کراچی میں بے دخلیاں اور بے گھر ہونے کی دھمکیاں: اس تحقیق میں ۳ مختلف حالات و واقعات کا جائزہ لیا گیا

۱. لیاری ایکسپریس وے (ایل ڈبلیو)

لیاری بستی کی تصویر، جو دوبارہ آبادی کی کالونیوں میں سے ایک ہے

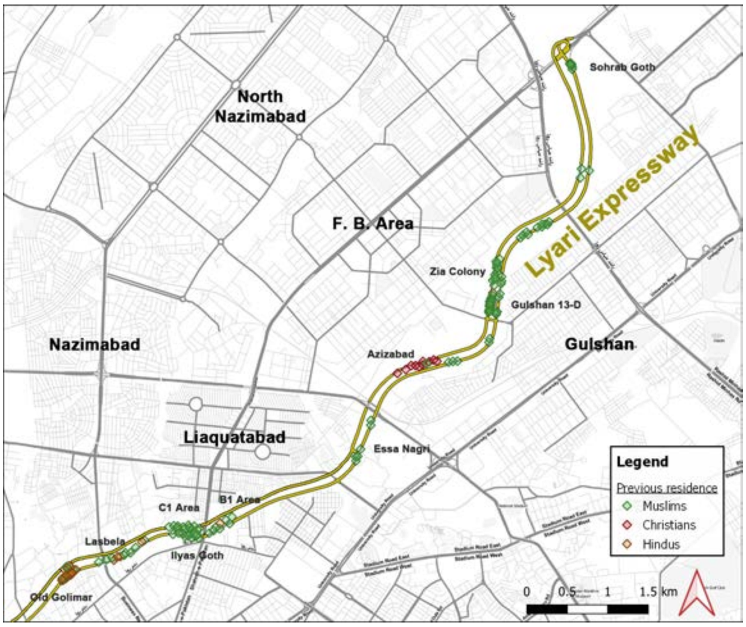

لیاری ایکسپریس وے سے بے دخل ہونے والی آبادیوں کا نقشہ

۲. کراچی سرکلر ریلوے (کے سی آر)

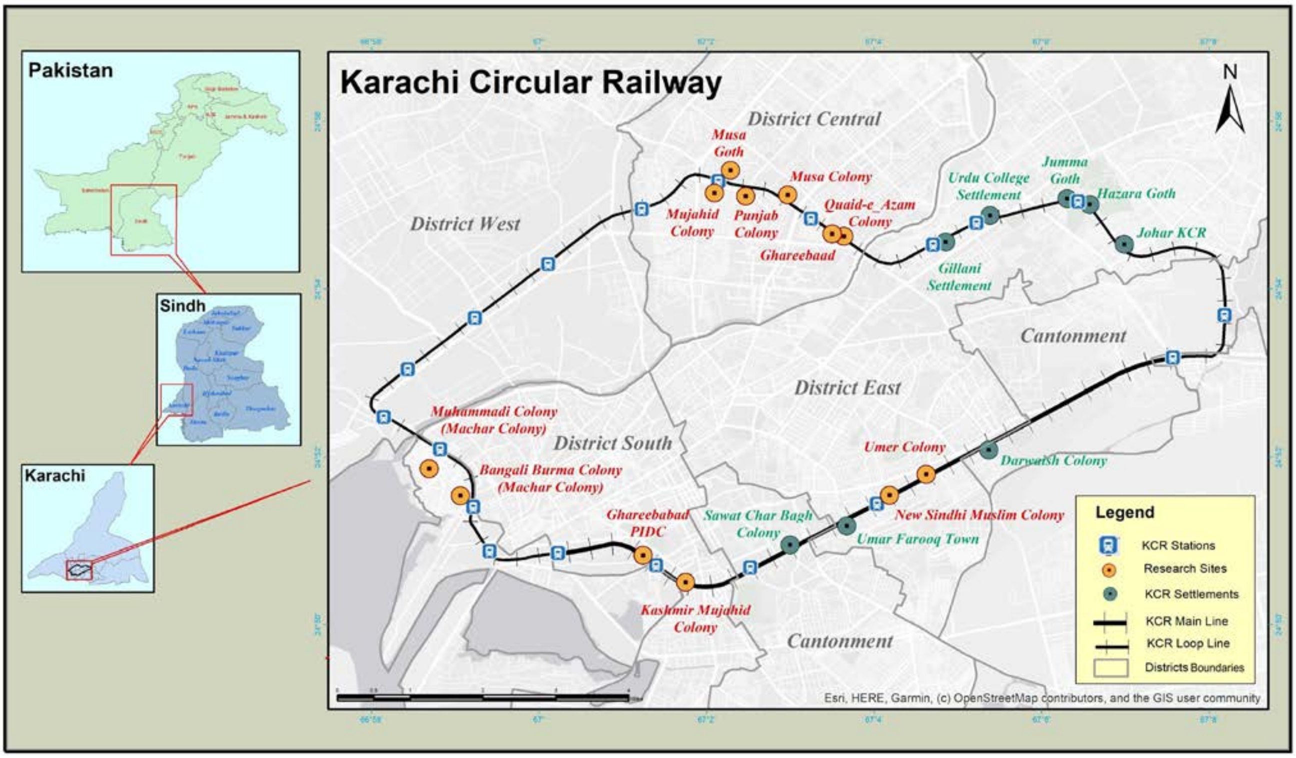

کراچی سرکلر ریلوے کے ٹریک کا نقشہ، متاثرہ بستیاں اور ہمارے تحقیقی مقامات

کراچی سرکلر ریلوے کی آبادی قائدِاعظم کالونی میں معمر خاتون اپنے گھر کے ملبے پر زندگی گزار رہی ہیں

کراچی سرکلر ریلوے کی آبادی مجاہد کالونی میں مسمار مکانات

۳. وفاقی کوارٹرز

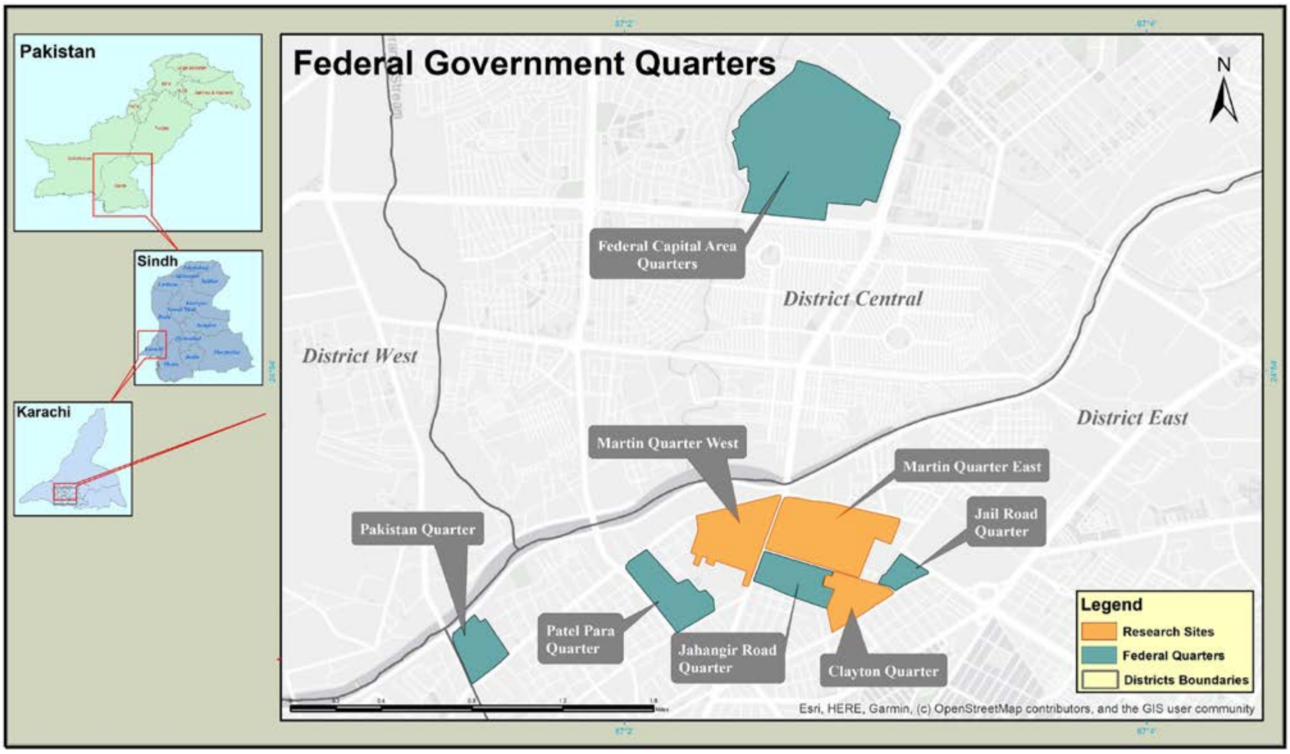

وفاقی کوارٹرز میں ہمارے تحقیقی مقامات کا نقشہ

کروڑوں کی آبادی والے شہر کراچی میں زمین کی میعاد کے انتظامات

اس تحقیق نے میعاد کی متعدد شکلوں کو واضح کیا اور کراچی کے غریب، مزدور طبقے، کم آمدنی والے یہاں تک کہ کم درمیانی آمدنی والے باشندوں سے بھی بات چیت کی۔موجودہ بے دخلی کی لہر کی شدت اور سپریم کورٹ کے فیصلوں میں نمایاں تبدیلی کو دیکھتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ میعاد کی مختلف شکلیں کس طرح کی ہیں اور وہ مستقبل میں لوگوں کو کمزور بناتی ہیں اور بے گھر کرسکتی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ کراچی میں اراضی زمین کی مستقل حکمرانی کا فقدان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ متعدد سرکاری محکمے اراضی کی ملکیت کے لئے مختلف اقسام کے لیزوں اور دیگر دستاویزات جاری کرتے ہیں۔ زیرنظر تین مقدمات کے تناظر میں ان نوکر شاہی کےاداروں کا زمین کے بارے میں مختلف اور اکثر متضاد دائرہ اختیار ہوتا ہے۔ محکمے سرکاری دستاویزات کی بہتات پر انحصار کرتے ہیں ایک ایسا عمل ہے جس میں ابہام اور مختلف خامیاں ہوسکتی ہیں جو زمینی میعاد کے سخت انتظامات کے تحت کام کرنے اور زندگی بسر کرنے والے لوگوں کے لئے رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔

مستقبل میں بے دخلیاں

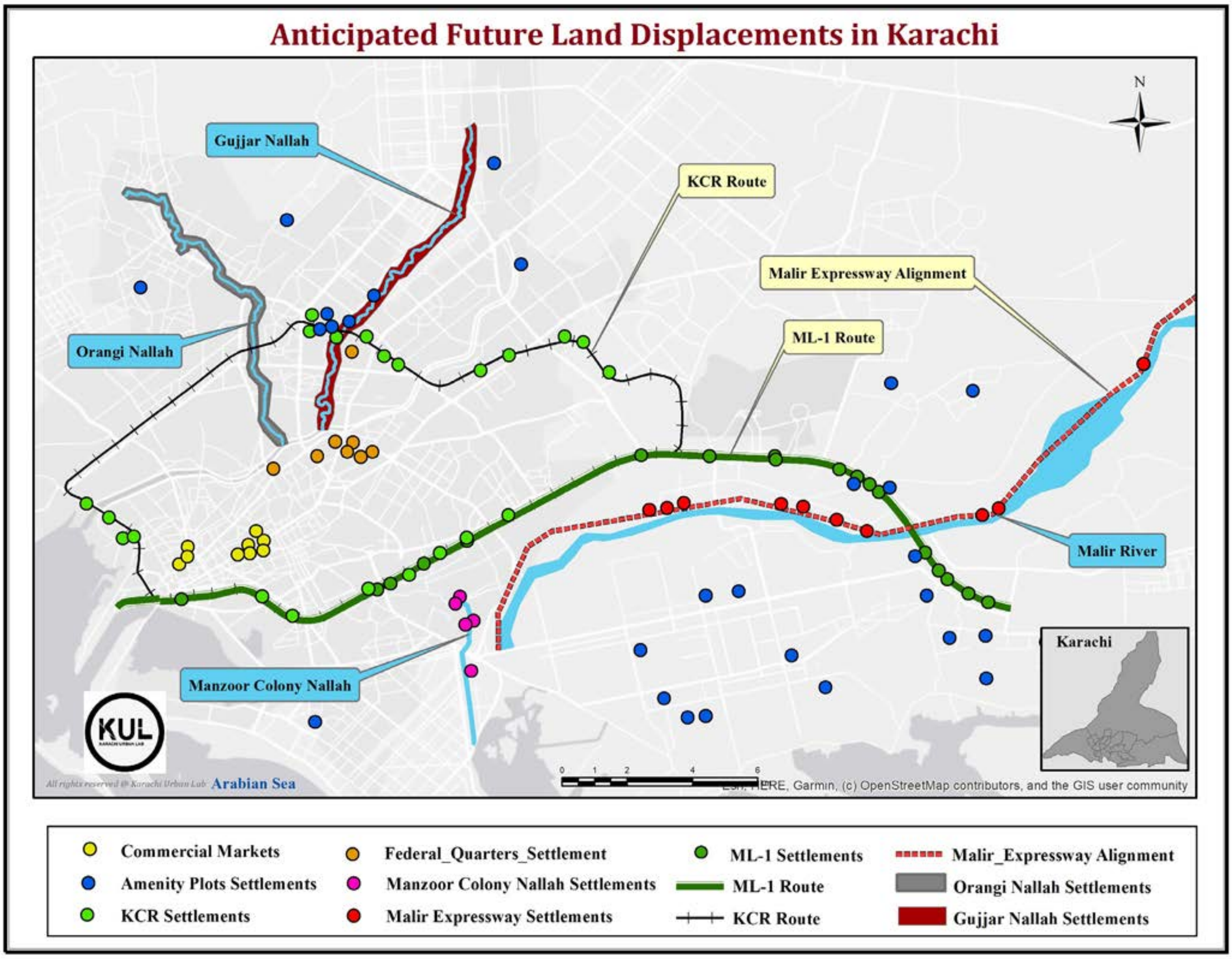

جزوی طور پر عدالتی احکامات سے متاثر ہوکر کراچی جبری بے دخلی اور بے گھر ہونے والے ایک (شدید اور تیزترین) نئے دور میں داخل ہوگیا ہے۔ اگر یہ شہر اسی انداز میں، اپنے موجودہ راستے پر چلتا ہے تو اس کے سیکڑوں ہزاروں باشندوں کی زندگیوں اور معاش کے لئے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

سفارشات

پالیسی بنانے والوں کے لئے سفارشات

۱. اکیسویں صدی میں شہری پاکستان کی حقائق کی عکاسی کرنے کے لئے اراضی کے حصول کے ایکٹ میں ترمیم کریں

۲. حقائق کو اپناتے ہوئے کراچی جیسے شہروں میں آئندہ بے دخلی کو روکنا۔" غیر رسمیت" شہریت کی نئ شکل ہے

۳. کسی بھی منصوبے کی منظوری سے پہلے بے دخلی کے اثرات کے جائزوں کو لازمی بنائیں

۴. آبادکاری کے لئے معیاری اور واضح کسوٹی تیار کریں

۵. صنفی قبول پالیسیاں کو فوری ترجیح بنائیں

۶. لوگوں کے معاش کے حق کو پہچانیں

شہری سوسائٹی اور دیگر افراد کے لئے سفارشات

١. انصاف پروگرام تک رسائی کو ترجیح دیں
٢. متاثرہ برادریوں کو ہدف کے ساتھ نفسیاتی و سماجی مدد فراہم کریں
٣. صنفی تبدیلی کی تحریکوں کی حمایت کریں

تحقیق کاروں کے لئے سفارشات

١. صنف کے جوابی اور اختلافی طریقوں کو ترجیح دیں
٢. سیاق و سباق سے متعلق شراکت دار طریقہ کار کو ڈیزائن کریں
٣. بے دخل یا بے گھر ہونے کے بعد لوگوں کے معمولات کا پتہ لگائیں
٤. حقیقی وقت میں قانونی عمل اور نتائج کا سراغ لگائیں

اظہار تشکر

ہم انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ریسرچ سینٹر (IDRC) کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے جنہوں نے اس منصوبے کو فنڈ فراہم کیا جس کی وجہ سے یہ پالیسی بریف تیار ہوئی۔

مصنفین

ڈاکٹر گلنا زانجم

ایسوسی ایٹ پروفیسر آف سوشل سائیکولوجی

ڈیپارٹمنٹ آف سائیکولوجی، یونیورسٹی آف اوسلو

محمد توحید

ماہر شہری منصوبہ بندی / سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ

کراچی اربن لیب، آئی بی اے، کراچی

ڈاکٹر نوشین ایچ انور

پروفیسر سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ

ڈائریکٹر کراچی اربن لیب، آئی بی اے، کراچی

رابطہ

کراچی اربن لیب، ساتویں منزل، امن ٹاور

آئی بی اے سٹی کیمپس، صدر، کراچی، پاکستان-

۷۴۴۰۰

گرافک ڈیزائن

منیرہ جاوید قاضی

This work was carried out with the aid of a grant from the International Development Research Centre, Ottawa, Canada. The views expressed herein do not necessarily represent those of IDRC or its Board of Governors.

حوالہ جات

Pakistan Bureau of Statistics (2017) Population Census: Block Wise Provisional Summary Results of 6th Population & Housing Census; Ul-Ashfaque, A. (2020); "Kamal asks PM to reverse cabinet decision on census, hold LG polls", 27 December, Dawn.

Hasan, A. (2015) Land contestation in Karachi and the impact on housing and urban development. *Environment and Urbanization*, 27 (1): 217-230.

Anwar, N.H., Anjum, G., et al. (2021) *Land, Governance and the Gendered Politics of Displacement in Urban Pakistan.* Karachi Urban Lab; see Chapter 8 of the full report – especially Table 8.1 and Map 8.1 on pp. 194-195.
Full report available here: http://karachiurbanlab.com/publications.html

Ibid. See page 197 of the full report for more information on the Karachi Transformation Plan, which is managed by the Provincial Coordination and Implementation Committee (PCIC)

Ibid. See Chapter 1 of full report, especially pp. 26-27.

Op. Cit.

Op. Cit.

Siddiqa, A. (2017) *Military Inc.: Inside Pakistan's Military Economy* (Second Edition). Pluto Press.;

Anwar, N.H. (2018) "Planning Mega Futures in South-Central Asia: Infrastructure's "Contingent" Utopia", in T. Bunnell & D. P. S. Goh (Eds.) *Urban Asias: Essays on Futurity Past and Present.* Berlin: Jovis Verlag.

Rizvi, M.A. (2019) *The Ethics of Staying: Social Movements and Land Rights Politics in Pakistan.* Stanford: Stanford University Press.

Mehta, L. (2009) *Displaced by development: confronting marginalisation and gender injustice.* Sage Publications.

Anwar, N.H., Anjum, G., et al. (2021) Land, Governance, and the Gendered Politics of Displacement in Urban Pakistan. Karachi Urban Lab.

Japan International Cooperation Agency (JICA) (2011) *Resettlement Action Plan: Revival of KCR, Karachi Urban Transport Corporation (KUTC).*

Hasan, A. (2018) 'Saddar massacre", Dawn, November 19th. Available here:
https://www.dawn.com/news/1446517

HLRN (2018). *Handbook on the United Nations Basic principles and Guidelines on Development-based Evictions and Displacement*, 4th edition, Housing and Land Rights Network, New Delhi.
http://hlrn.org.in/documents/Handbook_UN_Guidelines.pdf

Ibid.

Op. Cit.

International Labour Organisation (ILO) R204 - *Transition from the Informal to the Formal Economy Recommendation, 2015 (No. 204).*